السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مجھے بیٹی عطا فرمائی تو میں اس کا کچھ اور میری بیوی نے کچھ اور نام رکھنا چاہا تو ہم نے ان دونوں ناموں کا قرعہ نکالا اور قرعہ کے نتیجے کے مطابق نام رکھ لیا تو کیا یہ طرز عمل تیروں سے قسمت آزمائی ہے اور اگر یہ اسی طرح ہے تو پھر اس طرح کے اختلافات کے حل کی کیا صورت ہوگی؟ کیا بچے کا نام رکھنا صرف والد کا حق ہے؟ رہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس طرح کے امور میں قرعہ اندازی امر سے شروع ہے کیونکہ اس طرح جھگڑا حل ہو جاتا اور دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے بھی بہت سے امور میں قرعہ استعمال فرمایا تھا، چنانچہ آپ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو ازدواج مطہرات میں قرعہ ڈالتے، جس کے نام قرعہ نکل آتا تو اسے سفر میں اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ اور جب ایک آدمی نے اپنے چھ غلاموں کو آزاد کرنے کی وصیت کی تو نبی اکرم ﷺ نے ان میں قرعہ ڈالا اور قرعہ کے ذریعے ان میں سے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔ بچے کا نام رکھنا باپ کا حق ہے لیکن مستحب ہے کہ اس سلسلے میں طیب نفس اور تالیف قلب کے لئے بچے کی ماں سے بھی مشورہ کر لیا جائے اور دونوں کے لئے مشروع یہ ہے کہ اچھے ناموں کا انتخاب کریں اور برے ناموں کو ترک کر دیں ایسے نام رکھنے جائز نہیں جن میں غیر اللہ کی بندگی کا اظہار ہو مثلاً عبد النبی، عبد الکعبہ، اور عبد الحسن وغیرہ کیونکہ سب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بندے ہیں لہٰذا غیر اللہ کی طرف بندگی کی نسبت جائز نہیں ہے۔

مشہور عالم ابو محمد بن حزم نے اس مسئلہ پر علماء کا اتفاق نقل کیا ہے کہ غیر اللہ کی طرف بندگی کی نسبت کرنا حرام ہے، سوائے عبد المطلب، کے کیونکہ ﷺ نے بعض صحابہؓ کے اس نام کو برقرار رکھا تھا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 250

محدث فتویٰ